

سوال

باب کا (64) نم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کا کیا حکم ہے؟ خصوصاً کالے خناب کا۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

تر!

جد!

لا یرا:

مع ترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی الخناب (

عابے کی سفیدی کو بدل دو، یہود جیسے نہ بنو۔"

ن، (۵۸۹۹)، مسلم (کتاب الطہارۃ، کتاب الخناب، ۴۲۰۳) اور نسائی (کتاب الزینۃ، ۵۰۶۹) میں بھی مروی ہے۔

دوسری بعض احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

بیشک الخناب کالے رنگ کے ہیں اور کالے رنگ کے خناب کو سفید کرنے سے منع ہے۔ (۱/۱۴۶)

یہاں " (نیل الاوطار ۱/۱۴۷)

۱/۱۴۵

کالے خناب کا کیا حکم ہے؟

بیشک الخناب کالے رنگ کے ہیں اور کالے رنگ کے خناب کو سفید کرنے سے منع ہے۔ (۱/۱۴۶)۔ حضرت جریر بن عبد اللہ، حضرت سعد بن ابی

بھی، ۵/۳۵۵، علامہ مبارک پوری نے اور بھی بہت سے تابعین و مشاہیر کے نقلیہ ہدیہ (۳۵۸۳۵۷/۵)

بَدَا لَهُمْ كَيْفَ يَكْفُرُونَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ (سورة البقرة آیت ۱۷۵) (صحیح مسلم، کتاب اللباس، باب استحباب خضاب الشیب، مزید ملاحظہ کیجیں تاہم ۳۶۳۴، مسند احمد ۳۷۱ تا ۳۷۲، تہذیب الہدیٰ، ت ۱۲۳۲/۲، ابن الاثیر الجوری، اسد الغابہ فی الصحابة، ۵۸۱/۳)

یہ فی النعم کا حوالہ تھا (لیکن اس کا تعلق کسی کلمہ کے ساتھ نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق کسی چیز کے ساتھ ہے۔ اس لیے خضاب لگانے والے کا وضو اور غسل درست ہوگا۔

بذما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث